# سورۃ النور

## تعارف

## آیات ۱ - ۲

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

سُوۡرَةٌ اَنۡزَلۡنٰهَا وَ فَرَضۡنٰهَا وَ اَنۡزَلۡنَا فِيۡهَاۤ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ﴿١﴾ اَلزَّانِيَةُ وَ الزَّانِىۡ فَاجۡلِدُوۡا كُلَّ
وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا مِائَةَ جَلۡدَةٍ ۖ وَّلَا تَاۡخُذۡكُمۡ بِهِمَا رَاۡفَةٌ فِىۡ دِيۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَ الۡيَوۡمِ
الۡاٰخِرِ ۚ وَلۡيَشۡهَدۡ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٢﴾ اَلزَّانِىۡ لَا يَنۡكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوۡ مُشۡرِكَةً ۚ وَّالزَّانِيَةُ لَا
يَنۡكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوۡ مُشۡرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٣﴾ وَ الَّذِيۡنَ يَرۡمُوۡنَ الۡمُحۡصَنٰتِ ثُمَّ لَمۡ يَاۡتُوۡا
بِاَرۡبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجۡلِدُوۡهُمۡ ثَمٰنِيۡنَ جَلۡدَةً وَّلَا تَقۡبَلُوۡا لَهُمۡ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓـئِكَ هُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ ۙ ﴿٤﴾
اِلَّا الَّذِيۡنَ تَابُوۡا مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ وَاَصۡلَحُوۡا ۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿٥﴾ وَالَّذِيۡنَ يَرۡمُوۡنَ اَزۡوَاجَهُمۡ وَلَمۡ يَكُنۡ
لَّهُمۡ شُهَدَآءُ اِلَّاۤ اَنۡفُسُهُمۡ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمۡ اَرۡبَعُ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿٦﴾ وَالۡخَامِسَةُ اَنَّ
لَعۡنَتَ اللّٰهِ عَلَيۡهِ اِنۡ كَانَ مِنَ الۡكٰذِبِيۡنَ ﴿٧﴾ وَيَدۡرَؤُا عَنۡهَا الۡعَذَابَ اَنۡ تَشۡهَدَ اَرۡبَعَ شَهٰدٰتٍۢ بِاللّٰهِ ۙ اِنَّهٗ
لَمِنَ الۡكٰذِبِيۡنَ ۙ ﴿٨﴾ وَالۡخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيۡهَاۤ اِنۡ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيۡنَ ﴿٩﴾ وَلَوۡلَا فَضۡلُ اللّٰهِ عَلَيۡكُمۡ
وَرَحۡمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيۡمٌ ﴿١٠﴾

# سُوْرَةُ النُّوْرِ

- نام، سُوْرَةُ النُّوْرِ (The Light) - جو سورۃ کی پینتیسویں آیت (اللّٰهُ نُوْرُالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ) سے لیا گیا ہے
- سُوْرَةُ النُّوْرِ اپنے نام "نور" کے عین مصداق ہے، کیونکہ یہ انسان کے باطن، خاندان اور معاشرے کو گمراہی، بے حیائی، بدگمانی، تہمت اور ظلم کے اندھیروں سے نکال کر ہدایت، پاکیزگی، عدل اور اخلاقی روشنی کی طرف لے جاتی ہے۔
- یہ وہ سورت ہے جو انسان، خاندان اور معاشرے کو تاریکیوں سے نکال کر ہدایت، پاکیزگی، عدل اور اخلاقی شفافیت کی روشنی میں کھڑا کرتی ہے۔ اس میں "نور" صرف ظاہری روشنی نہیں بلکہ وہ الٰہی بصیرت ہے جو انسان کو خواہشات، بے حیائی، تہمت، بدگمانی، استحصال، خاندانی انتشار اور اجتماعی بے نظمی کے اندھیروں سے بچاتی ہے
- اس سورت کے احکام - عفت و پاکدامنی، نگاہوں کی حفاظت، حیا، نکاح کی ترغیب، تہمت سے بچاؤ، گواہی کے اصول، گھریلو آداب، اجازت و پردہ، اور معاشرتی ذمہ داری - در حقیقت انسانی وقار، خاندانی تحفظ اور اجتماعی امن کے ضامن ہیں۔ یہ سورت بتاتی ہے کہ ظلم صرف جسمانی جبر کا نام نہیں؛ کسی کی عزت کو مجروح کرنا، معاشرے میں بے حیائی پھیلانا، کمزوروں کا استحصال کرنا، الزام تراشی کرنا اور اخلاقی حدود کو توڑنا بھی ظلمت کی صورتیں ہیں۔
- اسی لیے سورۃ النور انسان کو صرف چند قانونی احکام نہیں دیتی بلکہ ایک ایسا نورانی معاشرہ قائم کرنے کی رہنمائی دیتی ہے جس میں دل پاک ہوں، تعلقات محفوظ ہوں، عزتیں محفوظ رہیں، حق واضح ہو اور عدل غالب ہو۔ جب اس سورت کے احکام کو نظر انداز کیا جاتا ہے تو معاشرہ بظاہر ترقی کے باوجود اخلاقی اندھیرے، ناانصافی، بے اعتمادی اور استحصال کا شکار ہو جاتا ہے؛ اور جب انہیں اپنایا جاتا ہے تو انسانیت کو وہ روشنی ملتی ہے جو فرد کے باطن سے لے کر گھر، خاندان اور پورے معاشرے تک پھیل جاتی ہے۔

# سُوْرَۃُ النُّوْرِ

- سورت کا حجم : سورت کی آیات کی تعداد 64 ہے (قرأت کی کوفی روایت کے مطابق) اور اس میں 9 رکوع ہیں
- زمانۂ نزول : یہ سورت مدینہ میں نازل ہوئی 6 ہجری میں، غزوہ بنی المصلطق کے بعد نازل ہوئی۔ اس سورۃ کی شان نزول کے سلسلے میں مشہور تاریخی واقعہ " افک " کا ذکر ملتا ہے۔ جس کے بارے میں تفصیلات اس سورۃ کے ابتدائی حصے میں مذکور ہیں۔
- غزوہ بنی المصطلق سے واپسی پر منافقین نے حضرت عائشہ صدیقہؓ پر جھوٹی تہمت لگائی تھی، اس سورت کے دوسرے اور تیسرے رکوع میں حضرت عائشہ صدیقہؓ کی برأت نازل ہوئی
- سورۃ المومنون سے ربط: سورۃ المؤمنون میں مومنین سے ایمانی، اخلاقی، عباداتی اور مالی جامع اوصاف کا مطالبہ تھا، جو انفرادی اہمیت کے حامل تھے۔ یہاں سورۃ النّور میں ریاست کی تنظیم اور اُن کے اداروں کے ذریعے ان اوصاف کی تنفیذ اور قانونی، معاشرتی اور فوجداری (Criminal Code) کے نفاذ کا مطالبہ ہے۔
- سورۃ الفرقان سے ربط: سورۃ النور ہدایت کے نور کو معاشرتی، اخلاقی اور خاندانی زندگی میں نافذ کرتی ہے، جبکہ سورۃ الفرقان اسی ہدایت کو حق و باطل کے فیصلہ کن معیار کے طور پر پیش کرتی ہے
- سورۃ النور میں بتایا گیا کہ جب اللہ کی ہدایت کا نور انسان اور معاشرے میں داخل ہوتا ہے تو عفت، حیا، عدل، پاکیزگی، حدود، آدابِ خانہ، تہمت سے بچاؤ اور اجتماعی نظم پیدا ہوتا ہے - سورۃ الفرقان میں بتایا گیا کہ یہ نور دراصل قرآن کی صورت میں نازل ہوا ہے، جو حق و باطل، ہدایت و گمراہی اور رحمان کے بندوں اور منکرین کے کردار میں فرق واضح کرتا ہے
- سورۃ النور کا مرکزی مضمون نورِ ہدایت - سورۃ میں اسے فرقان کہا گیا ہے : ایسا معیار جو حق اور باطل کو الگ کر دیتا ہے۔

# سُورَةُ النُّورِ

آیات 64

مدنیة

## سُورَةٌ أَنزَلْنَاهَا وَفَرَضْنَاهَا وَأَنزَلْنَا فِيهَا آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ

**اسلام فرد، خاندان، معاشرے، ریاست اور امت کو اللہ کے نورِ ہدایت کے تابع کر کے عفت، حیا، عدل، قانونی اور اجتماعی پاکیزگی کا نظام قائم کرتا ہے**

### شرعی حدود
آیات 1 تا 26

- زنا کی حد (آیات 1-3)
- تہمت (قذف) کا حکم (آیات 4-5)
- لعان (میاں بیوی کے درمیان جھوٹی تہمت) (آیات 6-10)
- واقعہ افک (تہمت کا واقعہ) (آیات 11-22)
- آخرت میں تہمت کی سزا (آیات 23-26)

### معاشرتی آداب (حصہ اول)
آیات 27 تا 34

- گھر میں داخل ہونے کے آداب (آیات 27-29)
- مرد و خواتین کے لیے نظریں نیچی رکھنے اور زینت چھپانے کا حکم (آیات 30-31)
- نکاح اور غلاموں کی آزادی کا حکم (آیات 32-34)

### نورِ الٰہی، مساجد کا فضل اور اس کی قدرت
آیات 35 تا 46

- اللہ کا نور اور مساجد کو آباد کرنے والوں کا اجر (آیات 35-38)
- کافروں کے اعمال کی مثال (آیات 39-40)
- اللہ کی قدرت کی نشانیاں (آیات 41-46)

### اللہ کی آیات پر منافقین کا رویہ
آیات 47 تا 57

- مومنوں کی فرمانبرداری اور منافقوں کا جھوٹ (آیات 47-54)
- اللہ کا طریقہ کار بندوں کے لیے (آیات 55-57)

### معاشرتی آداب (حصہ دوم)
آیات 58 تا 64

- گھروں کے دیگر آداب (آیات 58-61)
- رسول اللہ (ﷺ) کے ساتھ برتاؤ کے آداب (آیات 62-63)
- اللہ کی بادشاہت، علم اور قدرت (آیت 64)

# سُوْرَۃُ النُّوْرِ - مرکزی مضمون

- **اسلام بطور دین، ریاست اور امت** - اسلام صرف چند انفرادی عبادات کا نام نہیں، بلکہ ایک ایسا مکمل نظامِ ہدایت ہے جو فرد کے باطن، خاندان کے ڈھانچے، معاشرتی اخلاق، قانونی نظم، ریاستی اقتدار اور امت کی اجتماعی پاکیزگی کو "نورِ الٰہی" کے تابع کرتا ہے۔ اس سورت میں اسلام کو ایک زندہ، منظم اور پاکیزہ اجتماعی دین کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جو انسان کو بے حیائی، بدگمانی، تہمت، بدکاری، انتشار اور اخلاقی تاریکیوں سے نکال کر حیا، عفت، عدل، قانون، اطاعتِ رسولؐ اور اجتماعی ذمہ داری کی روشنی میں لاتا ہے
- **اسلام بطور دین: نورِ ہدایت اور پاکیزہ زندگی:** سورۃ النور میں دین کا بنیادی تصور نور کے ذریعے سامنے آتا ہے۔ یہ نور صرف عقیدے کی روشنی نہیں بلکہ زندگی کے ہر دائرے کو روشن کرنے والی ہدایت ہے۔ اس سورت میں ایمان کا تقاضا یہ بتایا گیا ہے کہ انسان اپنی نگاہ، زبان، خواہش، گھر، خاندان اور تعلقات کو اللہ کے حکم کے تابع کرے۔ اس لیے زنا سے بچاؤ، تہمت کی ممانعت، حیا، پردہ، نگاہوں کی حفاظت، نکاح کی ترغیب اور گھریلو آداب سب دین ہی کا حصہ ہیں۔
- **اسلام بطور امت: اجتماعی ذمہ داری اور معاشرتی پاکیزگی:** سورۃ النور امت کو یہ سکھاتی ہے کہ معاشرہ افراد کا بے ترتیب مجموعہ نہیں بلکہ ایک اخلاقی جماعت ہے۔ کسی کی عزت پر حملہ، افواہ پھیلانا، بدگمانی، بے حیائی کا چرچا، گھروں میں بے اجازت داخل ہونا، نگاہوں کی بے احتیاطی، اور نکاح کو مشکل بنانا - یہ سب اجتماعی فساد کے اسباب ہیں۔ اس لیے امت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایک دوسرے کی عزتوں کی محافظ، پاکیزہ ماحول کی نگہبان، اور خیر و عفت کو آسان بنانے والی جماعت بنے۔
- **اطاعتِ رسول ﷺ: دینی و ریاستی نظم کا مرکز:** اس سورت میں بار بار رسول اللہ ﷺ کی اطاعت اور آپ کے فیصلے کو قبول کرنے پر زور آتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی معاشرے میں رسول ﷺ کی اطاعت صرف روحانی محبت نہیں بلکہ قانونی، اجتماعی اور سیاسی اطاعت بھی ہے۔ اہلِ ایمان کی پہچان یہ ہے کہ جب انہیں اللہ اور رسول ﷺ کے حکم کی طرف بلایا جائے تو وہ کہتے ہیں: سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا، ہم نے سنا اور اطاعت کی۔

# سُوْرَةُ النُّوْرِ

## سورۃالنور خاص طور پر عورتوں کو سکھانے کی تاکید:

- عن مجاهد قال: «قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم: عَلِّموا رِجالَكم سُورةَ المائدةِ، وعَلِّموا نِساءَكم سُورةَ النُّورِ۔ مشہور تابعی جناب مجاہدؒ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے مردوں کو سورۃالمائدہ اور عورتوں کو سورہ نور سکھاؤ
- اسے امام بیہقیؒ نے شعب الإیمان میں روایت کیا ہے (اس حدیث میں چونکہ کسی صحابی کا ذکر نہیں اس لیے اس میں ضعف ہے)
- اس حدیث کو امام ابن حبان، امام حاکمؒ اور امام سیوطیؒ نے بھی بیان کیا ہے
- اگرچہ اس حدیث کے الفاظ مرفوع ہونے کے درجے میں اہلِ علم کے درمیان کلام ملتا ہے، مگر مضمون کی صحت قرآن کے عمومی مزاج سے پوری طرح مناسبت رکھتی ہے
- صحابہ و تابعین کے طرزِ تربیت میں بھی عورتوں کی دینی تعلیم پر زور ملتا ہے، اور بعد کے علماء نے سورۃالنور کو خاندانی اخلاق، پردہ، عفت، اور معاشرتی سدِّ بابِ فتنہ کے باب میں نہایت اہم قرار دیا۔
- حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں یہ حکم جاری فرمایا کہ سب لوگ سورۃ مائدہ سورۃ احزاب اور سورۃ نور کی تعلیم ضرور حاصل کریں۔ (مستدرک حاکمؒ جلد دوم)۔
- علمائے اسلام نے خاص طور پر اس بات پر زور دیا کہ عورت کی دینی تربیت محض عبادات تک محدود نہ ہو، بلکہ اس میں نگاہ، لباس، گفتار، گھر کی فضا، اور سماجی تعاملات بھی شامل ہوں۔ اور سورۃالنور ان سب کا جامع قرآنی متن ہے
- سورۃالنور عورتوں کو سکھانے پر خصوصی زور اس لیے دیا گیا ہے کہ یہ سورت عفت، حیا، پردہ، پاکیزگی، تہمت سے تحفظ، اور گھریلو و معاشرتی طہارت کی قرآنی بنیادیں فراہم کرتی ہے۔ یہ دراصل مسلمان گھرانے کی تربیت کی سورت ہے، اور اس کی تعلیم عورت و مرد دونوں کے لیے ضروری ہے، مگر خواتین کے حوالے سے اس کے مضامین کی براہِ راست مناسبت زیادہ نمایاں ہے۔

## سُوْرَةُ النُّوْرِ: پاکیزہ معاشرے کی قرآنی تعمیر، خواتین کی تربیت اور مرد و زن کی مشترکہ ذمہ داری

- سورۃ النور کو عورتوں کو سکھانے کی خصوصی حکمت یہ ہے کہ اس میں عورتوں سے متعلق صرف "پردہ" کا حکم نہیں بلکہ ایک مکمل اخلاقی و معاشرتی نظام ہے۔ اس میں پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے کی سزا، واقعۂ افک کے ذریعے افواہ سازی کی خطرناکی، مردوں اور عورتوں دونوں کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم، عورتوں کو اپنی زینت کے اظہار میں احتیاط، گھروں میں اجازت کے آداب، نکاح کو آسان بنانے کی ترغیب، اور بے حیائی کے پھیلاؤ سے بچنے کی تاکید شامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اہلِ علم نے کہا کہ سورۃ النور عورتوں کے لیے خاص طور پر عفت، ستر، حجاب، احتیاط اور گھریلو آداب کی جامع تعلیم دیتی ہے
- رسول اللہ ﷺ نے اسلامی معاشرے میں حیا کو ایمان کی علامت بتایا، اور گھر، نظر، لباس اور گفتگو میں پاکیزگی اختیار کرنے کی تعلیم دی۔ سورۃ النور میں انہی نبوی تعلیمات کی قرآنی اساس تفصیل سے آئی ہے، اس لیے خواتین کی تعلیم میں یہ سورت بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔
- اس کا مطلب یہ نہیں کہ سورۃ النور صرف عورتوں کے لیے ہے یا مرد اس کے مخاطب نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ سورۃ النور مرد و عورت دونوں کو پاکیزہ معاشرے کی تعمیر کا ذمہ دار بناتی ہے۔ پہلے مردوں کو نگاہیں نیچی رکھنے اور شرم گاہوں کی حفاظت کا حکم دیا گیا، پھر عورتوں کو بھی یہی حکم دیا گیا۔ اس ترتیب سے معلوم ہوتا ہے کہ عفت کا نظام یک طرفہ نہیں، بلکہ مرد و عورت دونوں کی دینی ذمہ داری ہے۔
- آج کے دور میں جب بے حیائی میڈیا، سوشل پلیٹ فارم، اور غیر محتاط معاشرت کے ذریعے عام ہو رہی ہے، سورۃ النور کی تعلیم عورتوں ہی نہیں بلکہ پورے خاندان کے لیے ایک حفاظتی دیوار ہے۔ اس سورت کی تعلیم گھروں میں، مدارس میں، اور خواتین کے دینی حلقوں میں اس انداز سے ہونی چاہیے کہ اس کے احکام عملی کردار میں ڈھلیں، نہ کہ صرف تلاوت تک محدود رہیں

# سورۃ النور میں وارد قوانین واحکام

سورۃ النور اسلامی معاشرے کے عائلی، اخلاقی، فوجداری، سماجی، معاشی، ریاستی اور روحانی نظم کی جامع سورت ہے۔ اس میں آنے والی اصطلاحات اسلامی تہذیب، خاندان اور امت کی اجتماعی پاکیزگی کے لیے **نورِ ہدایت** کی حیثیت رکھتی ہیں۔

### فوجداری احکام
**Criminal Laws**

زنا، حد، جلد، قذف، چار گواہ، لعان، درءِ العذاب

~ 10 آیات

### عائلی احکام
**Family Laws**

نکاح، لعان، محارم، ایامی، استعفاف بزرگ عورتوں کے احکام

~ 12 آیات

### معاشرتی آداب
**Social Etiquettes**

استئذان، سلام، غضِ بصر، ستر، گھر کی Privacy، کھانے کے آداب

~ 13 آیات

### اخلاقی جرائم
**Moral Crimes**

تہمت، افک، اشاعۃ الفاحشہ، سوءِ ظن، بہتان

~ 8 آیات

### معاشی و سماجی احکام
**Economic & Social Orders**

مکاتبت، غلاموں کی آزادی، مالی مدد، تجرد، عورتوں کے استحصال کی ممانعت

~ 7 آیات

### ریاستی و اجتماعی نظم
**State & Collective Order**

اطاعتِ رسول ﷺ، حکمِ رسول، امر جامع/پابندی نظم، استخلاف، تمکینِ دین

~ 9 آیات

### روحانی وتربیتی اصطلاحات
**Spiritual & Educational Terms**

نور، تزکیہ، توبہ، فضل، رحمت، فوز وفلاح، تقویٰ، ذکر، نماز، زکوۃ

~ 25 آیات

# سُوْرَةُ النُّوْرِ: عنوانات اور پہلو

## یہ سورت فرد، گھر، خاندان، معاشرہ، ریاست اور امت کی تعمیر کے لیے ایک جامع قرآنی منشور ہے

1. نورِ ہدایت کا پہلو
2. تعمیرِ اسلامی معاشرہ
3. اخلاق اور قانون کا باہمی تعلق
4. فوجداری قانون کا زاویہ
5. قانونِ شہادت
6. عزت و آبرو کے تحفظ کا پہلو
7. زبان کی حفاظت
8. واقعۂ افک کا تربیتی پہلو
9. حسنِ ظن کا پہلو
10. اشاعۃ الفاحشہ کی ممانعت
11. توبہ اور اصلاح
12. عفوو صفح کا زاویہ
13. حیا اور عفت کا نظام
14. غضِ بصر
15. حفظِ فرج
16. پردہ و زینت کے احکام
17. مردوں کی ذمہ داری
18. عورتوں کی تربیت
19. خاندان کی حفاظت
20. نکاح کو آسان بنانے کا زاویہ
21. تجرد اور استعفاف
22. جنسی استحصال کی ممانعت
23. معاشی و سماجی عدل
24. مکاتبت کا حکم
25. گھر کی حرمت اور privacy
26. استئذان کا نظام
27. بچوں کی اخلاقی تربیت
28. بزرگ عورتوں کے احکام
29. گھریلو آداب
30. سلام اور معاشرتی محبت
31. رشتہ داری اور سماجی اعتماد
32. مساجد اور ان کا مقام
33. عبادات اور معاشرت کا تعلق
34. بازار اور تجارت کا اخلاق
35. قیامت اور جواب دہی
36. مومن اور منافق کا فرق
37. اطاعتِ رسول ﷺ
38. اجتماعی نظم و ضبط
39. ریاستی نظم کا پہلو
40. استخلاف کا وعدہ
41. تمکینِ دین
42. امن بعد خوف
43. شرک سے پاک عبادت
44. امت کی اجتماعی پاکیزگی
45. سوشل میڈیا کے دور سے ربط
46. نفسیاتی تربیت
47. تعلیم و تربیت کا زاویہ
48. قرآنی اصطلاحات کا مطالعہ (فقہی و قانونی)
49. فقہی احکام کا پہلو
50. قرآن کا تدریجی تربیتی منہج (Gradualism)
51. اسلام بطور مکمل نظام
52. نور اور ظلمت کا تقابل
53. اعمالِ کفار کی مثالیں
54. اللہ کی حاکمیت و علم
55. عملی اصلاح کا پہلو

# سُوْرَۃُ النُّوْرِ - اخلاق اور قانون کا باہمی تعلق

سورۃ النور کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں اخلاقی تربیت اور قانونی احکام ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ یہ سورت ہمیں بتاتی ہے کہ اسلامی معاشرہ صرف قانون نافذ کرنے سے پاکیزہ نہیں بنتا، اور نہ صرف وعظ و نصیحت سے اس کی حفاظت ہو سکتی ہے؛ بلکہ ایک صالح معاشرہ اس وقت بنتا ہے جب ایمان، اخلاق، قانون، حیا، عدل اور اجتماعی ذمہ داری ایک ساتھ کام کریں

- اس سورت میں زنا، قذف، لعان، قانونِ شہادت اور حدود جیسے واضح قانونی احکام موجود ہیں، تاکہ معاشرے میں بے حیائی، تہمت، بدکاری اور عزتوں پر حملے کو روکا جا سکے۔ لیکن اسی کے ساتھ حسنِ ظن، عفو، صفح، توبہ، تزکیہ، غضِ بصر، حیا، گھروں کی حرمت اور زبان کی حفاظت جیسے اخلاقی اصول بھی دیے گئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام جرم کو صرف سزا کے ذریعے نہیں روکتا، بلکہ جرم کے اسباب، ماحول اور ذہنی رویوں کی بھی اصلاح کرتا ہے۔
- مثلاً زنا کی سزا بیان کرنے کے ساتھ نگاہوں کو نیچا رکھنے، زینت کے اظہار میں احتیاط، نکاح کو آسان بنانے اور عفت اختیار کرنے کی تعلیم دی گئی۔ اسی طرح قذف کی سزا کے ساتھ واقعۂ افک کے ذریعے یہ سمجھایا گیا کہ ہر سنی سنائی بات کو پھیلانا، بدگمانی کرنا اور پاک دامن لوگوں کی عزت کو نشانہ بنانا ایمان کے خلاف رویہ ہے۔ گویا قانون آخری حد پر روک لگاتا ہے، جبکہ اخلاق انسان کو اس حد تک پہنچنے ہی نہیں دیتا۔
- سورۃ النور کا پیغام - اسلامی معاشرے میں قانون عدل قائم کرتا ہے، اخلاق دلوں کو پاک کرتا ہے، ایمان انسان کو اللہ کے سامنے جواب دہ بناتا ہے، اور اجتماعی ذمہ داری معاشرے کو فساد سے بچاتی ہے

جب یہ چاروں عناصر جمع ہوتے ہیں تو ایک ایسا معاشرہ وجود میں آتا ہے جس میں عزتیں محفوظ، خاندان مضبوط، تعلقات پاکیزہ، عدالت بیدار اور امت اللہ کے نورِ ہدایت سے منور ہوتی ہے

# سورۃ النور کی ہمہ جہت اہمیت

## فرد کے لیے اہمیت

نگاہ، زبان، کردار اور دل کی پاکیزگی کی تربیت۔ حیا اور تقویٰ کے ساتھ اللہ کے سامنے جواب دہی کا شعور۔

## خاندان کے لیے اہمیت

نکاح، عفت، گھریلو آداب اور پردہ کے ذریعے خاندان کا تحفظ۔ بزرگوں اور بچوں کے لیے وقار اور تربیت۔

## معاشرے کے لیے اہمیت

تہمت، افواہ اور بے حیائی کا سدِ باب۔ باہمی اعتماد، احترام اور اخلاقی پاکیزگی پر مبنی معاشرے کا قیام۔

## ریاست کے لیے اہمیت

زنا، قذف اور لعان جیسے فوجداری احکام کے نفاذ سے عدل اور معاشرتی تحفظ کی فراہمی۔

## امت کے لیے اہمیت

اجتماعی نظم، اطاعتِ رسول ﷺ اور تمکینِ دین۔ نورِ ہدایت کے تحت ایک ذمہ دار جماعت بننے کا شعور۔

# واقعہ افک - مختصر تعارف

- **پس منظر:** واقعۂ افک سورۃ النور کے نزولی پس منظر کا نہایت اہم واقعہ ہے (جسے تفصیلاً آگے اس سورت میں پڑھیں گے)
- **واقعہ:**
غزوۂ بنی المصطلق سے واپسی پر ام المؤمنین حضرت عائشہؓ قافلے سے پیچھے رہ گئیں، بعد میں حضرت صفوان بن معطلؓ نے انہیں قافلے تک پہنچایا
- **منافقین کی سازش:**
منافقین، خصوصاً عبداللہ بن اُبی، نے اس واقعے کو بنیاد بنا کر حضرت عائشہؓ پر نہایت سنگین تہمت لگائی
- **معاشرتی آزمائش:**
یہ صرف ایک فرد پر الزام نہیں تھا بلکہ پورے اسلامی معاشرے کے ایمان، اخلاق، زبان اور اجتماعی شعور کی آزمائش تھی
- **قرآنی رہنمائی:**
اللہ نے سورۃ النور میں حضرت عائشہؓ کی براءت نازل فرمائی اور تہمت، افواہ، بدگمانی اور بے تحقیق بات پھیلانے کی سخت مذمت کی
- **اہم سبق:**
اس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤمن معاشرے میں عزتوں کی حفاظت، حسنِ ظن، زبان کی ذمہ داری اور خبر کی تحقیق نہایت ضروری ہے
- **عملی پیغام:**
ہر سنی سنائی بات کو آگے بڑھانا ایمان کے خلاف رویہ ہے؛ مؤمن کا کام افواہ پھیلانا نہیں بلکہ عزتوں کا محافظ بننا ہے۔

سُوۡرَةٌ اَنۡزَلۡنٰهَا وَ فَرَضۡنٰهَا وَ اَنۡزَلۡنَا فِيۡهَاۤ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ ۝ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِىۡ فَاجۡلِدُوۡا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا مِائَةَ جَلۡدَةٍ‌ ۖ وَّلَا تَاۡخُذۡكُمۡ بِهِمَا رَاۡفَةٌ فِىۡ دِيۡنِ اللّٰهِ

سُوۡرَةٌ اَنۡزَلۡنٰهَا - (یہ) ایک سورۃ ہے ہم نے نازل کیا اسے

اَنْزَلَ يُنْزِلُ ، اِنْزَالًا : اُتارنا، نازل کرنا (IV)

وَ فَرَضۡنٰهَا - اور ہم نے فرض کیا ہے اسے

فَرَضَ يَفْرِضُ ، فَرْضًا : فرض کرنا، نافذ کرنا

وَ اَنۡزَلۡنَا فِيۡهَاۤ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ - اور ہم نے اتاریں ہیں اس میں واضح آیات

لَّعَلَّكُمۡ تَذَكَّرُوۡنَ - تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

تَذَكَّرَ يَتَذَكَّرُ ، تَذَكُّرٌ : نصیحت حاصل کرنا (V)

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِىۡ - زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد

فَاجۡلِدُوۡا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا - پس کوڑے مارو ان دونوں میں سے ہر ایک کو

جَلَدَ يَجْلِدُ ، جَلْدًا : کوڑے مارنا<br>(جِلد یا کھال پر ضرب لگانا)

مِائَةَ جَلۡدَةٍ - سو کوڑے

جِلْد : کھال، جلد، skin

جَلْدَة : ایک کوڑا، ایک ضرب

اردو میں: جلاد، جِلدی، جِلد ساز، مجلد

اردو لفظ "جَلدی" اس مادے سے نہیں (یہ فارسی لفظ ہے)

وَّلَا تَاۡخُذۡكُمۡ بِهِمَا - اور نہ پکڑے تمہیں ان دونوں سے متعلق

اَخَذَ يَاْخُذُ ، اَخْذًا : پکڑنا

رَاۡفَةٌ فِىۡ دِيۡنِ اللّٰهِ - نرمی اللہ کے دین میں

رَاْفَةٌ : ترس، مہربانی، نرمی، شفقت، رافت

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً ۡ وَّ الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ - اگر ہو تم ایمان لاتے اللہ اور یوم آخرت پر

وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا - اور چاہیے کہ حاضر ہو ان دونوں کی سزا کے وقت

لْ : لام امر

شَهِدَ يَشْهَدُ ، شَهَادَةٌ
حاضر ہونا

طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ -ایک گروہ مومنوں میں سے

( ط و ف ) (گھومنا، چکر لگانا، کسی چیز کے گرد گردش کرنا)

طَائِفَة: گروہ، جماعت (ایک رائے اور مذہب کے لوگ- مشترکہ مقصد کی بناپر ہم آہنگی/اتحاد)

اردو میں : طواف، طائفہ (جمع طوائف)، طوفان، طوائف الملوکی (بد نظمی)

اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ - زانی مرد نہ نکاح کرے

اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً - مگر زانیہ سے یا مشرکہ سے

وَّ الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ - اور زانیہ سے نہ نکاح کرے

نَكَحَ يَنْكِحُ ، نِكَاحٌ : نکاح کرنا، شادی کرنا

اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ - مگر زانی مرد یا مشرک

وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ - اور حرام کر دیا گیا ہے ان سے نکاح کرنا اہل ایمان پر

حَرَّمَ يُحَرِّمُ ، تَحْرِيْمٌ : حرام کرنا

سورة انزلنها وفرضنها وانزلنا فيها ايت بينت لعلكم تذكرون ﴿١﴾ الزانية والزاني فاجلدوا كل واحد منهما مائة جلدة ۖ ولا تاخذكم بهما رافة في
دين الله ان كنتم تؤمنون بالله واليوم الاخر ۚ وليشهد عذابهما طائفة من المؤمنين ﴿٢﴾ الزاني لا ينكح الا زانية او مشركة ۫ والزانية لا ينكحها الا
زان او مشرك ۚ وحرم ذلك على المؤمنين ﴿٣﴾

یہ ایک سورت ہے جس کو ہم نے نازل کیا ہے، اور اسے ہم نے فرض کیا ہے، اور اس میں ہم نے صاف صاف ہدایات نازل کی ہیں، شاید کہ تم سبق لو، زانیہ عورت اور زانی مرد، دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور ان پر ترس کھانے کا جذبہ اللہ کے دین کے معاملے میں تم کو دامن گیر نہ ہو اگر تم اللہ تعالیٰ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو اور ان کو سزا دیتے وقت اہل ایمان کا ایک گروہ موجود رہے، زانی نکاح نہ کرے مگر زانیہ کے ساتھ یا مشرکہ کے ساتھ اور زانیہ کے ساتھ نکاح نہ کرے مگر زانی یا مشرک اور یہ حرام کر دیا گیا ہے اہل ایمان پر

**This is a surah which We have revealed, and which We have made obligatory; We have revealed in it clear instructions so that you may take heed. Those who fornicate - whether female or male - flog each one of them with a hundred lashes. And let not tenderness for them deter you from what pertains to Allah's religion, if you do truly believe in Allah and the Last Day ; and let a party of believers witness their punishment. Let the fornicator not marry any except a fornicatress or idolatress and let the fornicatress not marry any except a fornicator or an idolater. That is forbidden to the believers.**

محمد اقبال

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَ فَرَضْنٰهَا وَ اَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ①

## سورة کی اہمیت کا اظہار

- **سورت کا غیر معمولی آغاز:** عام تمہید کے بغیر ایک نہایت پُر جلال اعلان سے ہوتا ہے: سُوْرَةٌ أَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا یعنی یہ کوئی عام نصیحت، اخلاقی مشورہ یا اختیاری رہنمائی نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ عظیم سورت ہے، جس کے احکام کو سنجیدگی، اطاعت اور ذمہ داری کے ساتھ قبول کرنا لازم ہے۔
- **اللہ تعالیٰ کا اعلان:** "ہم نے نازل کیا" آیت میں "ہم" پر خاص زور ہے، یعنی اس سورت کا نازل کرنے والا کوئی عام ناصح، مفکر یا قانون ساز نہیں، بلکہ وہ رب ہے جس کے قبضے میں انسانوں کی جانیں، قسمتیں اور آخرت کا انجام ہے۔ اس لیے اس کے احکام کو ہلکا سمجھنا دراصل اللہ کے فرمان کو ہلکا سمجھنا ہے۔
- **احکام کی قطعی حیثیت:** اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَفَرَضْنٰهَا، یعنی اس سورت میں آنے والے احکام محض سفارشات نہیں کہ چاہیں تو مان لیے جائیں اور چاہیں تو چھوڑ دیے جائیں؛ بلکہ یہ قطعی، لازم، واجب التعمیل اور اجتماعی زندگی کو منظّم کرنے والے الٰہی احکام ہیں۔
- **انفرادی اور اجتماعی ذمہ داری:** ان احکام کی پابندی ہر مسلمان فرد پر بھی لازم ہے، اور مسلمان خاندان، معاشرے اور ریاست پر بھی۔ کوئی شخص، گھرانہ، ادارہ، معاشرہ یا اسلامی ریاست ان احکام کی اہمیت، افادیت اور قطعیت سے صرفِ نظر نہیں کر سکتی۔
- **اطاعت کا تقاضا:** سورۃ کا آغاز-اہلِ ایمان کو تنبیہ ہے کہ اس سورت کو صرف معلومات یا تلاوت کی حد تک نہ رکھا جائے، بلکہ اس کے احکام کو عفت، حیا، قانون، عدل، عزتوں کی حفاظت اور اجتماعی پاکیزگی کے عملی نظام کے طور پر زندگی میں نافذ کیا جائے

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَ فَرَضْنٰهَا وَ اَنْزَلْنَا فِيْهَاۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ①

## واضح احکام، تنبیہات اور معاشرتی اصلاح کا دستور

- دستور اور آئین کا انداز: سورۃ النور کا انداز کسی عام وعظ کا نہیں بلکہ ایک الٰہی دستور کا ہے۔ اس میں خاندان، معاشرہ، عفت، عزت، حدود، تعزیرات، شہادت، پردہ، استئذان اور اجتماعی نظم سے متعلق بنیادی احکام دیے گئے ہیں۔
- "آیات بینات" کوئی ابہام نہیں : اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اس میں واضح آیات نازل کیں۔ یعنی یہ ہدایات کھلی، روشن اور صاف ہیں؛ انسان یہ عذر نہیں کر سکتا کہ ہمیں بات سمجھ میں نہیں آئی، اس لیے عمل نہ کر سکے
- بار بار آنے والی تنبیہات : اس سورت میں احکام کے ساتھ بار بار تنبیہات بھی آتی ہیں، جیسے آیات 10، 14، 17، 20، 34، 46 اور 58 میں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ مسلمان ان احکام کو معمولی نہ سمجھیں، کیونکہ ان کی خلاف ورزی اللہ کی گرفت کا سبب بن سکتی ہے۔
- پچھلی امتوں سے عبرت: خاندان، معاشرہ، حدود اور اجتماعی اخلاق سے متعلق یہی امور پچھلی امتوں کے لیے آزمائش بنے۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت پر فضل فرمایا کہ احکام کے ساتھ ان کی خلاف ورزی کے نتائج بھی واضح کر دیے، تاکہ اہلِ ایمان بیدار اور محتاط رہیں۔
- سورۃ النور دراصل اسلامی معاشرے کی پاکیزگی، عزتوں کی حفاظت، حیا، قانون، عدل اور اجتماعی نظم کا الٰہی منشور ہے؛ اس لیے اس کا مطالعہ محض علمی نہیں بلکہ عملی اطاعت، اصلاح اور اجتماعی بیداری کے لیے ہونا چاہیے۔

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲﴾

## پاکیزہ معاشرے کے لیے حدِ زنا کا قرآنی قانون

- سورۃ کی دوسری آیتِ کریمہ میں اگرچہ حدِ زنا کا قانون بیان ہوا ہے لیکن معاشرے کے لیے قوانین کے وسیع تناظر میں یہ "عفتِ معاشرہ کا تحفظ: جرم، حد، عبرت اور اجتماعی ذمہ داری" کا عنوان ہے
- زنا کی سزا: اسلامی معاشرہ صرف نصیحت اور اخلاقی تعلیم پر قائم نہیں رہتا، بلکہ انسان کی جان، مال، عزت اور عصمت کی حفاظت کے لیے واضح قوانین بھی دیتا ہے۔ اسی لیے اسلام نے قتل کے لیے قصاص، چوری کے لیے قطعِ ید، اور عزت و ناموس کو پامال کرنے والے جرائم کے لیے سخت سزائیں مقرر کی ہیں
- زنا ایسا جرم ہے جو صرف دو افراد کا ذاتی معاملہ نہیں رہتا، بلکہ اس سے خاندان، نسب، عفت، اعتماد اور پورے معاشرے کا اخلاقی نظام متاثر ہوتا ہے۔ اس لیے قرآن نے اس کے لیے حد مقرر کی تاکہ معاشرہ بے حیائی اور اخلاقی انتشار سے محفوظ رہے۔
- اسلامی سزاؤں میں دو نمایاں حکمتیں:
- اول یہ کہ سزا جرم کی سنگینی اور اس کے اثرات کے مطابق ہو
- دوم یہ کہ سزا دوسروں کے لیے عبرت بنے، تاکہ جرائم کا رجحان رکھنے والے لوگ اس کے انجام سے ڈر کر باز رہیں
- سورۃ النور کی دوسری آیت میں زنا کی سزا اسی حکمت کے تحت بیان کی گئی ہے، تاکہ اسلامی معاشرے میں عفت، حیا اور عزت و ناموس کا تحفظ قائم رہے۔

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۠ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ②

## پاکیزہ معاشرے کے لیے حدِ زنا کا قرآنی قانون

- سورۃ کی دوسری آیتِ کریمہ میں اگرچہ حدِ انا کا قانون بیان ہوا ہے لیکن معاشرے کے لیے قوانین کے وسیع تناظر میں یہ "عفتِ معاشرہ کا تحفظ: جرم، حد، عبرت اور اجتماعی ذمہ داری" کا عنوان ہے
- زنا کی سزا کے حکم میں تدریج: اسلام کے ابتدائی ایام میں حدِ زنا وہ تھی جس کا ذکر سورۃ نساء آیت 15 میں آیا ہے (اور وہ تمہاری عورتیں جنہوں نے فحاشی کا ارتکاب کرلیا تو ان پر چار گواہ گزارو ، اگر چار گواہ شہادت دے دیں تو انھیں گھروں میں روک رکھو ، یہاں تک کہ انھیں موت آلے یا ان کے لیے اللہ کوئی راستہ نکال دے )
- اس مرحلے میں زنا کو باقاعدہ فوجداری جرم کے طور پر ریاستی عدالت کے سپرد نہیں کیا گیا تھا، بلکہ اس کی حیثیت زیادہ تر خاندانی اور معاشرتی جرم کی تھی، جس میں اہلِ خاندان اور معاشرے کو اصلاحی ذمہ داری دی گئی تھی۔ یہ تدریج اسی طرح تھی جیسے شراب کی حرمت کا حکم مرحلہ وار نازل ہوا۔
- سورۃ النور: ریاستی قانون اور حد کا نفاذ۔ سورۃ النور کے نزول کے بعد زنا کو واضح طور پر قانونی اور فوجداری جرم قرار دیا گیا، اور اس کی سزا ریاستی نظم کے تحت مقرر ہوئی۔ اس آیت میں غیر شادی شدہ زانی اور زانیہ کے لیے سو کوڑوں کی حد بیان کی گئی۔ اس طرح پہلے مرحلے کی خاندانی/معاشرتی ذمہ داری اب ریاستی قانون اور عدالتی نفاذ کی صورت اختیار کر گئی۔
- سورۃ النساء کے اشارے کی تکمیل: سورۃ النساء میں لونڈیوں کے بارے میں فرمایا گیا تھا کہ اگر وہ نکاح کے بعد بدکاری کریں تو ان کی سزا آزاد عورتوں کی سزا کا نصف ہو گی۔ اس سے اشارہ ملتا ہے کہ آزاد غیر شادی شدہ افراد کے لیے ایک مکمل سزا بعد میں بیان ہوئی تھی۔ سورۃ النور کی آیت نے اسی وعدے اور اشارے کو واضح کر دیا۔ اس طرح زنا کے حکم کی تدریج مکمل ہوئی:

پہلے اصلاحی و معاشرتی سطح، پھر ریاستی قانون اور مقررہ حد۔

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۠ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

## زنا کی سزا کا تیسرا مرحلہ: شادی شدہ افراد کا حکم (جو ابھی باقی تھا)

- **غیر شادی شدہ اور شادی شدہ کے حکم کا فرق:** سورۃ النور میں غیر شادی شدہ مرد و عورت کے زنا کی سزا سو کوڑے بیان کی گئی۔ لیکن یہ سوال باقی تھا کہ اگر یہی جرم شادی شدہ مرد یا عورت سے صادر ہو تو اس کی سزا کیا ہو گی؟ کیونکہ شادی شدہ شخص کے لیے گناہ کی سنگینی زیادہ ہے؛ اسے نکاح کے ذریعے عفت کا جائز راستہ میسر ہوتا ہے، اس کے باوجود وہ خاندان، اعتماد اور معاشرتی نظم کو پامال کرتا ہے۔
- **سنتِ رسول ﷺ بطور شرح قرآن:** اس تیسرے مرحلے کی وضاحت قرآن کے الفاظ میں نہیں بلکہ نبی کریم ﷺ کی قولی و عملی سنت کے ذریعے ہوئی۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو قرآن کا مبین اور شارح بنایا ہے، اس لیے آپ ﷺ کی معتبر سنت قرآن کے احکام کی تشریح اور عملی تطبیق کا بنیادی ماخذ ہے۔ دین میں قرآن اور سنت کو جدا جدا نہیں کیا جا سکتا، سنت قرآن کے حکم کو واضح، متعین اور نافذ کرنے کا طریقہ بتاتی ہے۔
- **معتبر سنت کی قانونی حیثیت:** نبی کریم ﷺ کی جو تشریح معتبر ذرائع سے امت تک پہنچی ہو، وہ شرعی طور پر حجت ہے۔ اسے قرآن پر اضافہ نہیں کہا جائے گا، بلکہ یہ قرآن ہی کی تفصیل اور عملی بیان ہے۔ قرآن میں نماز، زکوٰۃ، حج اور بہت سے احکام کی عملی شکل بھی سنت ہی سے واضح ہوتی ہے۔ اسی اصول کے تحت شادی شدہ زانی کے حکم کی تفصیل سنتِ رسول ﷺ سے ثابت ہوتی ہے۔
- زنا کے حکم کی تدریجی تین مراحل: معاشرتی اصلاح، پھر غیر شادی شدہ افراد کے لیے سورۃ النور میں حد، اور پھر شادی شدہ افراد کے حکم کی وضاحت سنتِ رسول ﷺ کے ذریعے

اَلزَّانِيَةُ وَ الزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّ لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَ لْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ②

## نبی ﷺ کا حکم و عمل بھی شرعی قانون ہے ( سنت کی آئینی حیثیت )

- **رسول ﷺ قرآن کے شارح ہیں:** قرآن کریم کا حکم اصل بنیاد ہے، لیکن اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو اس کتاب کا مُبَیِّن شارح اور عملی نمونہ بنایا ہے۔ اس لیے آپ ﷺ کے قول و عمل سے جو تشریح معتبر ذرائع سے امت تک پہنچی ہو، وہ قرآن پر اضافہ نہیں بلکہ اللہ کے حکم کی توضیح، تطبیق اور قانونی شرح ہے۔
- **سنت رسول ﷺ قرآن کے حکم کو قابلِ عمل بناتی ہے** - بہت سے قرآنی احکام اپنی عملی صورت سنتِ رسول ﷺ سے واضح ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر چوری کی سزا کی شرائط، رضاعت کے بعض احکام، دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنے کی ممانعت (اور اس کی توسیع)، سوتیلی بیٹی کا حکم، رہن کا مسئلہ، نماز، زکوٰۃ اور حج کی عملی تفصیلات - یہ سب سنت کی تشریح سے امت کے لیے واضح ہوئے۔ اگر سنت کی قانونی حیثیت نہ مانی جائے تو قرآن کے کئی احکام کی عملی تطبیق غیر واضح رہ جائے۔
- **شادی شدہ زانی کی سزا: سنتِ ثابتہ** - اسی اصول کے تحت شادی شدہ مرد یا عورت کے زنا کی سزا نبی کریم ﷺ کے قول و عمل سے واضح ہوئی۔ آپ ﷺ نے اس کا حکم بھی دیا اور اسے نافذ بھی فرمایا۔ خلفائے راشدینؓ نے بھی اسی پر عمل کیا، اور صحابہؓ، تابعین، تبع تابعین اور فقہائے امت نے اسے سنتِ ثابتہ اور شرعی قانون کے طور پر قبول کیا۔

☛ نبی کریم ﷺ کا مستند حکم اور عمل محض تاریخی واقعہ یا ذاتی رائے نہیں، بلکہ اللہ کے رسول ہونے کی بنا پر شرعی قانون اور واجب الاتباع تشریح ہے۔ قرآن بنیاد ہے، اور سنت اس بنیاد کی معتبر شرح، عملی صورت اور قانونی تطبیق ہے۔

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۠ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢﴾

## اللہ کے نزدیک جرمِ زنا کی سنگینی !

- اس شنیع جرم کی سنگینی کا اندازہ اس سورت میں اس کے بیان اور اندازِ بیان کی شدت سے لگایا جاسکتا ہے۔ ایسا کیوں ہے؟
- **زنا: فطرت اور اخلاق کے خلاف جرم**: زنا یہ ہے کہ مرد اور عورت بغیر جائز نکاحی رشتے کے جنسی تعلق قائم کریں۔ یہ جرم صرف ایک مذہبی حکم کی خلاف ورزی نہیں بلکہ انسانی فطرت، حیا، عفت، وفاداری اور اخلاقی پاکیزگی کے خلاف ہے۔ ہر مہذب معاشرے نے اسے نہایت قبیح فعل سمجھا ہے، کیونکہ یہ انسانی وقار، خاندانی اعتماد اور معاشرتی پاکیزگی کو کمزور کرتا ہے۔
- **خاندان اور نسلِ انسانی پر اثرات**: اسلام میں مرد و عورت کا تعلق محض لذت کے لیے نہیں بلکہ ذمہ داری، عہدِ وفا، خاندان اور نسل کی حفاظت کے لیے ہے۔ اگر اس تعلق کو نکاح، ذمہ داری اور وفاداری کے بغیر آزاد چھوڑ دیا جائے تو انسان اور حیوان کے طرزِ زندگی میں بنیادی فرق مٹ جاتا ہے۔ انسانی بچے کو صرف جسمانی نگہداشت نہیں بلکہ ماں کی محبت، باپ کی شفقت، تربیت، رہنمائی، شناخت اور محفوظ ماحول کی ضرورت ہوتی ہے۔ زنا ان بندھنوں کو توڑتا ہے جن پر خاندان، نسب، تربیت، اعتماد اور معاشرتی استحکام قائم ہوتا ہے۔
- **معاشرے کی پاکیزگی کا تحفظ**: زنا معاشرے میں بےاعتمادی، بےحیائی، خاندانی انتشار، نسب کے اختلاط، عورت کے استحصال اور اخلاقی زوال کا سبب بنتا ہے۔ اسی لیے اسلام نے اسے صرف ذاتی گناہ نہیں بلکہ پورے معاشرے کو متاثر کرنے والا سنگین جرم قرار دیا۔ اسلام نے سزا مقرر کرنے سے پہلے ان راستوں کو بھی بند کیا جو جنسی آوارگی کو بڑھاتے ہیں، جیسے بے حیائی، بدنگاہی، زینت کی بے جا نمائش، خلوت، فحاشی کا پھیلاؤ اور نکاح کو مشکل بنانا۔

☚ سورۃ النور کا پیغام : عفت و حیا کی حفاظت صرف فرد کی نہیں بلکہ گھر، خاندان اور پورے معاشرے کی مشترک ذمہ داری ہے

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۠ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

## عام معمول سے ہٹ کر عورتوں سے خطاب کی وجہ !

- قرآن کریم کا عام اسلوب یہ ہے کہ وہ عورتوں کے مخصوص احکام کے علاوہ وہ احکام جو مرد و عورت دونوں کے لیے مشترک ہیں ان کے لیے براہ راست مردوں سے خطاب کرتا ہے، عورتوں کا ذکر اس کے تابع سمجھا جاتا ہے اور یا کہیں کہیں کسی غلط فہمی کو دور کرنے کے لیے مردوں اور عورتوں دونوں کا ذکر فرمایا گیا ہے لیکن اس صورت میں بھی مردوں کا ذکر مقدم ہوتا ہے اور عورتوں کا موٴخر۔ ایسی کوئی مثال قرآن کریم میں نہیں ملتی جہاں عورتوں کا ذکر مردوں سے پہلے ہو حتیٰ کہ حد سرقہ میں بھی مرد چوری کرنے والے کا ذکر پہلے ہے اور عورت کا بعد میں (وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا 5/38)

- لیکن اس آیت کریمہ میں زانیہ کا ذکر پہلے آیا ہے اور زانی کا بعد میں۔ اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ جس طرح مرد کو اللہ تعالیٰ نے کسب اور اکتساب اور حصول معاش کے کثیر مواقع عطا کیے ہیں اس کے باوجود بھی اگر وہ چوری کرتا ہے تو یہ بہت سنگین معاملہ ہے اس لیے اس کی چوری کا ذکر پہلے فرمایا گیا

- اسی طرح اللہ تعالیٰ نے عورت میں حیاء اور شرم و حیاء کا مادہ مرد کی نسبت بہت زیادہ رکھا ہے۔ پھر حجاب اور نقاب کی پابندیوں اور گھروں کی پردہ نشینی کے باعث بگاڑ کے اسباب مرد کی نسبت کم ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود عورت اگر ایسے مکروہ فعل کا ارتکاب کرتی ہے تو یہ اس کی فطرت، اس کے ماحول اور اس کے مخصوص حالات کی وجہ سے ایک بڑا سنگین مسئلہ بن جاتا ہے۔ اس بناء پر پروردگار نے اس کی سزا کا ذکر پہلے فرمایا ہے۔

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۠ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲

## سزا (تازیانہ) اور اسکی ضرب کی کیفیت

- **تازیانہ (سزا) کی نوعیت:** جب عدالت گواہوں کی گواہی اور اطمینان کے بعد جرم ثابت کر دے تو غیر شادی شدہ زانی/زانیہ کی سزا سو کوڑے ہے۔ اسلام میں یہ سزا بھی تہذیب، عدل اور حدِ اعتدال کے ساتھ نافذ کی جاتی ہے۔ تازیانہ اوسط درجے کا ہونا چاہیے: نہ بہت سخت اور موٹا، نہ بہت نرم اور کمزور۔ سنت سے چمڑے کے کوڑے اور بید دونوں کا استعمال ثابت ہے، مگر مقصد اذیت رسانی نہیں بلکہ شرعی حد کا نفاذ ہے۔
- **ضرب کی کیفیت:** قرآن کے لفظ فَاجْلِدُوا میں اشارہ ہے کہ ضرب کا اثر جِلد یعنی کھال تک رہے، گوشت تک نہ پہنچے۔ ایسی مار جس سے گوشت پھٹ جائے، گہرا زخم بن جائے یا جسم کو چیر دے، شرعی مزاج کے خلاف ہے۔ ضرب درمیانی ہونی چاہیے؛ حضرت عمرؓ مارنے والے کو تاکید کرتے تھے کہ پوری طاقت سے ہاتھ تان کر نہ مارے۔ منہ اور شرم گاہ کو بچایا جائے، اور ضرب کو جسم کے مختلف حصوں پر پھیلا دیا جائے۔
- **نفاذ میں شائستگی اور احتیاط:** مرد کو عموماً کھڑا کر کے، اور عورت کو پردے و ستر کے مکمل اہتمام کے ساتھ بٹھا کر سزا دی جائے۔ شدید گرمی، شدید سردی، بیماری یا ایسی حالت میں سزا مؤخر کی جا سکتی ہے جس سے غیر معمولی نقصان کا اندیشہ ہو۔
- مجرم کو باندھ کر مارنا اصل اصول نہیں، اِلّا یہ کہ وہ بھاگنے کی کوشش کرے۔ یہ کام اجڈ جلادوں کے بجائے سمجھ دار، باوقار اور شریعت کے مزاج کو جاننے والے افراد سے لیا جائے۔ مقصد انتقام یا جسمانی تشدد نہیں، بلکہ اللہ کے قانون کا باوقار نفاذ، جرم کی روک تھام اور معاشرے کی اخلاقی حفاظت ہے۔

اَلزَّانِيَةُ وَ الزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۠ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۚ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

## سزا ( تازیانہ ) اور اسکی ضرب کی کیفیت

- سزا کی ان تفصیلات کو دیکھ کر کون مہذب آدمی یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہے کہ ان سزاؤں میں وحشیانہ پن کا کوئی عنصر موجود ہے۔ جن چند احتیاطوں کا ذکر اس سزا میں کیا گیا ہے وہ دنیا کے کسی قانون میں دیکھی نہیں جا سکتیں
- اسلام تو ایک بہت بڑے جرم پر یہ سزا تجویز کرتا ہے جبکہ اعتراض کرنے والوں کا حال یہ ہے کہ انھوں نے اپنی جیلوں کے لیے جو قانون بنا رکھا ہے اس میں جیل کا ایک معمولی سپرنٹنڈنٹ بھی ایک قیدی کو حکم عدولی یا گستاخی کے قصور میں تیس ضرب بید تک کی سزا دینے کا مجاز ہے۔ یہ بید لگانے کے لیے ایک آدمی خاص طور پر تیار کیا جاتا ہے اور وہ ہمیشہ اس کی مشق کرتا رہتا ہے
- اس غرض کے لیے بید بھی خاص طور پر بھگو بھگو کر تیار کیے جاتے ہیں تاکہ جسم کو چھری کی طرح کاٹ دیں۔ مجرم کو ننگا کر کے ٹکٹکی سے باندھ دیا جاتا ہے تاکہ وہ تڑپ بھی نہ سکے۔ صرف ایک پتلا سا کپڑا اس کے ستر کو چھپانے کے لیے رہنے دیا جاتا ہے۔ جلاد دور سے بھاگتا ہوا آتا ہے اور پوری طاقت سے مارتا ہے۔ ضرب مسلسل سرین پر لگائی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ گوشت قیمہ بن کر اڑتا چلا جاتا ہے۔ ایسا قانون بنانے والے اور نافذ کرنے والے وہ لوگ ہیں جو اسلامی قانون کی سزائے تازیانہ کو وحشیانہ سزا سے تعبیر کرتے ہیں ! للعجب

# اضافی مواد

# Reference Material

# دین اللہ کی تعبیر

- وَّلَا تَاۡخُذۡكُمۡ بِهِمَا رَاۡفَةٌ فِىۡ دِيۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ‌ۚ
- سورۃ النور کی اس آیت کریمہ میں حدِ زنا کے حکم کے ضمن میں فرمایا گیا: "دِينِ اللَّهِ" یعنی اللہ کے دین کے معاملے میں نرمی یا کمزوری نہ دکھائی جائے۔
- یہ تعبیر نہایت اہم ہے، کیونکہ یہاں ایک **فوجداری قانون** کو دینُ اللہ کہا گیا ہے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دین صرف نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کا نام نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ قوانین، حدود، احکام اور اجتماعی نظام بھی دین کا لازمی حصہ ہیں
- اسلام میں **عبادت اور قانون الگ الگ دائرے نہیں**؛ دونوں اللہ کی بندگی ہی کی صورتیں ہیں۔جس طرح نماز قائم کرنا دین ہے، اسی طرح عدل قائم کرنا، حدود نافذ کرنا، عزتوں کی حفاظت کرنا اور معاشرے کو بے حیائی و ظلم سے بچانا بھی دین ہے۔
- اسی لیے قرآن میں **اقامت دین** کا مطلب صرف انفرادی عبادات کا اہتمام نہیں، بلکہ اللہ کے حکم کے مطابق اخلاق، خاندان، معاشرت، عدالت اور ریاستی نظام کو درست کرنا بھی ہے۔
- یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اسلامی شریعت محض روحانی نصیحت نہیں بلکہ ایک مکمل نظامِ زندگی ہے۔اس میں فرد کا تزکیہ بھی ہے، خاندان کی حفاظت بھی، معاشرے کی پاکیزگی بھی، اور جرم و سزا کا منصفانہ قانون بھی۔لہٰذا جو قانون اللہ کی طرف سے نازل ہو، وہ محض "ریاستی ضابطہ" نہیں بلکہ دینُ اللہ ہے۔
- **دین کو قائم کرنے کا مطلب** صرف مسجد آباد کرنا نہیں، بلکہ اللہ کے قانون، عدل، حدود، اخلاقی نظم اور اجتماعی شریعت کو زندگی میں نافذ کرنا بھی ہے۔سورۃ النور کا یہ مقام ہمیں بتاتا ہے کہ اسلام میں عبادت، اخلاق، قانون اور ریاست - سب اللہ کی بندگی کے باہم مربوط شعبے ہیں۔

# ہمارے معاشرے میں نکاح کو مشکل بنانے والے عوامل

- **اسلام نے نکاح آسان بنایا، مگر معاشرے نے اسے مشکل کر دیا:** اسلام نے نکاح کو عفت، پاکیزگی، خاندان کی تشکیل اور معاشرتی استحکام کا ذریعہ بنایا ہے۔ قرآن نے بے نکاح مردوں اور عورتوں کے نکاح کی ترغیب دی، نبی کریم ﷺ نے نکاح کو اپنی سنت قرار دیا، اور شریعت نے مہر، ایجاب و قبول، گواہوں اور اعلان جیسے سادہ اصولوں کے ساتھ نکاح کو آسان رکھا۔ لیکن پاکستان اور جنوبی ایشیا کے معاشرتی ماحول میں کئی سماجی، معاشی، قانونی، انتظامی اور نفسیاتی عوامل نے نکاح کو غیر ضروری طور پر مشکل، مہنگا اور پیچیدہ بنا دیا ہے

## سماجی و معاشرتی رکاوٹیں

- **غیر ضروری رسم و رواج:** منگنی، مایوں، مہندی، بارات، ولیمہ، جہیز کی نمائش، مہنگے ہال، برانڈڈ لباس، فوٹو شوٹ، ویڈیو گرافی اور کئی دنوں کی تقریبات نے نکاح کو عبادت کے بجائے ایک سماجی نمائش بنا دیا ہے۔ اس سے نکاح کی اصل روح، یعنی عفت، ذمہ داری اور خاندان سازی، شدید متاثر ہوتی ہے
- **جہیز، لین دین اور تحائف کا دباؤ:** جنوبی ایشیائی معاشرے میں جہیز ایک بڑا معاشرتی بوجھ بن چکا ہے۔ اگرچہ پاکستان میں قانون کے ذریعے جہیز اور دلہن کو دیے جانے والے تحائف پر قانونی حدود مقرر کرنے کی کوشش کی گئی، مگر عملی معاشرتی دباؤ اب بھی بہت زیادہ ہے۔ جس کے نتیجے میں کئی والدین بیٹیوں کے نکاح میں تاخیر کرتے ہیں یا قرض، پریشانی اور ذہنی دباؤ کا شکار ہوتے ہیں
- **ذات، برادری اور خاندانی حیثیت:** پاکستان اور جنوبی ایشیا میں نکاح کے لیے دین، اخلاق اور کردار کے بجائے اکثر ذات، برادری، زبان، علاقہ، خاندان کی حیثیت، مالی معیار اور سماجی مرتبہ کو بنیادی معیار بنایا جاتا ہے۔ اس سے مناسب رشتے رد ہو جاتے ہیں اور نکاح غیر ضروری طور پر مؤخر ہوتا رہتا ہے

# ہمارے معاشرے میں نکاح کو مشکل بنانے والے عوامل

- **ظاہری معیار اور غیر حقیقی توقعات:** لڑکے کے لیے اعلیٰ تنخواہ، اپنا گھر، گاڑی، بیرونِ ملک ملازمت، خاندانی مقام (status)، اور لڑکی کے لیے حسن، عمر، تعلیم، گھریلو مہارت، ملازمت اور اطاعت - یہ سب توقعات بسا اوقات غیر متوازن ہو جاتی ہیں۔ نتیجتاً نکاح ایک پاکیزہ تعلق کے بجائے "معاشرتی سودا" بن جاتا ہے۔

## معاشی عوامل

- **مہنگائی اور مالی عدم استحکام:** تعلیم، روزگار، مکان، شادی کے اخراجات، مہمان نوازی اور مستقبل کی ذمہ داریوں کا خوف نکاح میں تاخیر کا سبب بنتا ہے۔ کئی نوجوان نکاح کرنا چاہتے ہیں، مگر معاشرہ انہیں اس وقت تک "تیار" نہیں سمجھتا جب تک وہ مکمل معاشی استحکام حاصل نہ کر لیں۔
- **شادی کو غیر ضروری طور پر مہنگا بنانا:** اسلامی نکاح کم خرچ اور سادہ ہو سکتا ہے، مگر معاشرے نے شادی کو لاکھوں بلکہ کروڑوں کے اخراجات سے وابستہ کر دیا ہے۔ اس میں شادی ہال، کھانے، زیورات، فرنیچر، جہیز، ملبوسات، نمائشی اخراجات (decor) فوٹو گرافی اور تحائف شامل ہیں۔ اسراف نے نکاح کو مشکل اور زنا و بے راہ روی کے اسباب کو نسبتاً آسان بنا دیا ہے۔
- **مہر کا غلط تصور:** مہر اسلام میں عورت کا حق ہے، مگر بعض جگہ اسے یا تو بہت معمولی رسمی رقم بنا دیا جاتا ہے، یا اتنا زیادہ رکھ دیا جاتا ہے کہ نکاح ایک مالی مقابلہ محسوس ہونے لگتا ہے۔ درست طریقہ یہ ہے کہ مہر باعزت، قابلِ ادا، واضح اور حقیقی ہو۔

# ہمارے معاشرے میں نکاح کو مشکل بنانے والے عوامل

## قانونی وانتظامی عناصر

- **نکاح رجسٹریشن کا عمل:** پاکستان میں Muslim Family Laws Ordinance, 1961 کے تحت مسلمان نکاح کا رجسٹر ہونا لازم ہے؛ قانون کہتا ہے کہ ہر مسلمان نکاح کو مقررہ طریقے کے مطابق رجسٹر کیا جائے۔
- یہ اصول بذاتِ خود مفید ہے، کیونکہ اس سے عورت، مرد، بچوں، وراثت، طلاق، نفقہ اور قانونی شناخت کے حقوق محفوظ ہوتے ہیں۔ مگر بعض جگہوں پر رجسٹریشن کے مراحل، دستاویزات، نادرا سرٹیفکیٹ، یونین کونسل کے طریقہ کار، معلومات کی کمی یا غیر پیشہ ورانہ رویہ نکاح کو انتظامی طور پر مشکل بنا دیتا ہے۔
- **دستاویزی اور دفتری پیچیدگیاں:** شناختی کارڈ، نکاح نامہ، گواہوں کی شناخت، سرپرستوں کی معلومات، نادرا، Marriage Registration Certificate، بیرونِ ملک استعمال کے لیے تصدیق، اور مختلف دفاتر کے چکر بعض خاندانوں کے لیے مشکل بن جاتے ہیں۔ یہ دستاویزات قانونی تحفظ کے لیے ضروری ہیں، مگر سہولت، شفافیت اور عوامی رہنمائی نہ ہو تو یہی عمل رکاوٹ بن جاتا ہے۔
- **عمرِ نکاح سے متعلق قانونی اختلافات:** پاکستان میں نکاح کی کم از کم عمر کے قوانین صوبائی/علاقائی سطح پر مختلف رہے ہیں۔ اٹھارہویں ترمیم کے بعد child marriage صوبائی معاملہ بن گیا، اور مختلف صوبوں میں مختلف قوانین یا ترامیم موجود ہیں، یہ اختلافات بسا اوقات عوامی ابہام (confusion) پیدا کرتے ہیں، خاص طور پر جب دینی، قانونی، طبّی، تعلیمی اور معاشرتی پہلو ایک دوسرے سے ٹکرا رہے ہوں۔
- **نکاح نامہ کی شرائط سے لاعلمی:** پاکستانی نکاح نامہ عورت کے بعض اہم حقوق، مثلاً مہر، نفقہ، رہائش، طلاقِ تفویض، شرائطِ نکاح اور دوسری شادی سے متعلق تحفظات کے لیے جگہ فراہم کرتا ہے۔ مگر اکثر خاندان اسے پڑھے بغیر دستخط کر دیتے ہیں۔ اس لاعلمی سے بعد میں تنازعات پیدا ہوتے ہیں، اور بعض لوگ نکاح کو خطرناک قانونی بندھن سمجھ کر تاخیر کرنے لگتے ہیں۔

# ہمارے معاشرے میں نکاح کو مشکل بنانے والے عوامل

## دینی فہم اور معاشرتی غلط تعبیرات

- اسلام کے آسان نکاح کو ثقافت نے مشکل بنا دیا: اسلام نے نکاح کو سادہ رکھا، مگر جنوبی ایشیائی ثقافت نے اسے رسوم، نمود و نمائش اور مالی دباؤ سے بوجھل کر دیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ لوگ نکاح کو مشکل اور غیر شرعی تعلقات کو آسان سمجھنے لگتے ہیں۔
- دین داری کے نام پر غیر ضروری سختی: کچھ خاندان دین داری کے نام پر ایسے غیر ضروری مطالبات کر دیتے ہیں جو شریعت نے لازم نہیں کیے، مثلاً مخصوص خاندان، مخصوص طبقہ، غیر معمولی مہر، لمبی تحقیق، یا ہر معمولی عیب پر رشتہ ختم کر دینا۔ دین کا مقصد احتیاط ضرور ہے، مگر نکاح میں غیر ضروری پیچیدگی نہیں۔
- استخارہ اور مشورہ کا غلط استعمال: استخارہ، مشورہ اور تحقیق اہم ہیں، مگر بعض لوگ انہیں فیصلہ مؤخر کرنے، ہر مناسب رشتہ رد کرنے یا ذمہ داری سے بچنے کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔ اسلام میں فیصلہ، توکل، مشورہ اور عملی قدم سب ساتھ چلتے ہیں۔

## نفسیاتی، تعلیمی اور جدید سماجی عوامل

- تعلیم اور career کی وجہ سے تاخیر: تعلیم اور روزگار اہم ہیں، مگر جب کیریئر کو نکاح کے بالکل خلاف سمجھ لیا جائے تو غیر ضروری تاخیر ہوتی ہے۔ خاص طور پر متوسط طبقہ میں یہ تصور بڑھا ہے کہ پہلے اعلیٰ تعلیم، پھر کیریئر، پھر گھر، پھر مالی استحکام، پھر نکاح - اس دوران عمر، نفسیاتی ضروریات اور عفت کے تقاضے نظر انداز ہو جاتے ہیں۔

# ہمارے معاشرے میں نکاح کو مشکل بنانے والے عوامل

## نفسیاتی، تعلیمی اور جدید سماجی عوامل

- **شادی کا خوف :** شادی کا خوف آج کے نوجوانوں میں ایک سنگین مسئلہ بن چکا ہے، لیکن اس کا حل شادی سے دوری نہیں بلکہ صحیح آگاہی اور تیاری ہے۔ طلاق، گھریلو جھگڑے، مالی دباؤ، سسرال کے مسائل، قانونی تنازعات اور سوشل میڈیا پر ناکام شادیوں کے قصے نوجوان نسل کو اس خوبصورت رشتے سے خوفزدہ کر رہے ہیں۔ اس کا حل نکاح سے فرار نہیں بلکہ شادی سے پہلے کی مشاورت (premarital counselling) ، دینی تربیت، حقوق و فرائض کی تعلیم اور خاندانوں کا متوازن کردار ہے
- **سوشل میڈیا اور غیر حقیقی معیارات (Unreal standards) :** سوشل میڈیا نے ہماری سوچ اور ازدواجی توقعات کو شدید متاثر کیا ہے، جس کا حل حقیقت پسندی کو اپنانا ہے۔ انٹرنیٹ کی مصنوعی دنیا نے خوبصورتی، طرزِ زندگی (lifestyle) ، رومانس، شادی کی تقریبات اور میاں بیوی کے تعلقات کے بارے میں غیر حقیقی اور فرضی معیار قائم کر دیے ہیں۔ اس کے نتیجے میں لوگ سچے اور جیتے جاگتے انسان کے بجائے ایک خیالی اور مثالی کردار (dealized Image) تلاش کرتے ہیں، جس کی وجہ سے بہترین اور مناسب رشتے بھی ناقص اور نامناسب محسوس ہونے لگتے ہیں۔
- **مرد و عورت کے کردار پر کشمکش:** جدید معاشرے میں عورت کی تعلیم، ملازمت، معاشی کردار، گھریلو ذمہ داری، مرد کی کفالت، shared responsibilitiesاور extended familyکے مسائل پر واضح گفتگو نہ ہونے سے نکاح مشکل ہو جاتا ہے۔ بہت سے رشتے اس لیے ٹوٹتے ہیں کہ توقعات پہلے واضح نہیں کی جاتیں

# ہمارے معاشرے میں نکاح کو مشکل بنانے والے عوامل

## خاندانی اور انتظامی رویے

- والدین کا حد سے زیادہ کنٹرول: بعض والدین اولاد کی پسند، عمر، نفسیاتی ضرورت، دینی معیار اور عملی حالات کو نظر انداز کر کے صرف اپنی برادری، انا یا خاندانی سیاست کو ترجیح دیتے ہیں۔ اس سے نکاح مؤخر ہوتا ہے اور بعض اوقات نوجوان غلط راستوں کی طرف دھکیل دیے جاتے ہیں۔
- غیر ذمہ دارانہ رشتہ کرانے کا عمل (Irresponsible Matchmaking) : رشتہ کرانے والے افراد، بیورو یا آن لائن پلیٹ فارمز اکثر دینداری، اخلاق، مزاج، صحت، مالی حقیقت، خاندانی پس منظر، باہمی ہم آہنگی (Compatibility) اور قانونی حیثیت (جیسے پہلی شادی یا طلاق کے معاملات) کی مکمل تفتیش نہیں کرتے۔ صرف رشتہ کرانے کی جلدی میں حقائق چھپانے سے شادی کے بعد دونوں خاندانوں میں دھوکے کا احساس اور بداعتمادی بڑھتی ہے۔
- طلاق کو سماجی داغ بنانا ( Divorce Stigma) : معاشرے نے طلاق کو ایک ایسا سنگین جرم اور خامی بنا دیا ہے جو رشتوں کو جوڑنے کے بجائے مزید بگاڑ کا سبب بنتا ہے: طلاق کے ساتھ جڑے اس سماجی داغ کی وجہ سے نوجوان ناکام رشتوں کے خوف سے شادی کا فیصلہ کرنے سے ہی ڈرتے ہیں
- دوسری شادی میں رکاوٹ: اگر کسی کی شادی نہ چل سکے، تو معاشرتی رویوں کی وجہ سے مرد یا عورت دونوں کے لیے دوسری زندگی کا آغاز کرنا انتہائی مشکل بنا دیا جاتا ہے
- مواقع کی کمی: بیوہ یا مطلقہ خواتین کو ہمدردی کی نظر سے دیکھنے کے بجائے ان کے لیے دوبارہ نکاح کے مواقع محدود کر دیے جاتے ہیں۔
- برائی کا راستہ کھلنا: جب معاشرہ حلال اور پاکیزہ نکاح کے راستے کو خود اپنے سخت رویوں سے تنگ کر دیتا ہے، تو اس سے بے راہ روی اور برائی کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔

# ہمارے معاشرے میں نکاح کو مشکل بنانے والے عوامل

## قابلِ اصلاح امور

1. نکاح کو سادہ، کم خرچ اور باوقار بنایا جائے۔
2. جہیز کے مطالبے کو شرعی، اخلاقی اور سماجی سطح پر ناپسندیدہ قرار دیا جائے۔
3. مہر کو حقیقی، واضح اور قابلِ ادا رکھا جائے۔
4. نکاح نامہ پڑھ کر، سمجھ کر، ذمہ داری کے ساتھ پُر کیا جائے۔
5. والدین دین، کردار، عفت اور جوڑ (compatibility) کو ذات، دولت اور نمود و نمائش پر ترجیح دیں۔
6. نوجوانوں کو ازدواجی زندگی کی ذمہ داریوں کے لیے تیار کرنے کے لیے حقوقِ زوجین، مالی امور کی ذمہ داری، جذباتی پختگی (Emotional Maturity) اور گھریلو اختلافات اور جھگڑوں کو تلخی بڑھائے بغیر، فہم و فراست اور باہمی گفت و شنید سے سلجھانے کے طریقے (conflict management) کی تربیت دی جائے
7. مساجد، مدارس، کمیونٹی ادارے، مذہبی جماعتیں سادہ نکاح کی عملی ترغیب دلائیں
8. بیوہ، مطلقہ اور عمر رسیدہ غیر شادی شدہ افراد کے نکاح کو سماجی طور پر آسان بنایا جائے۔
9. قانونی رجسٹریشن کو آسان، شفاف، digital اور عوام دوست بنایا جائے۔
10. شادی کی تقریبات میں اسراف، قرض، مقابلہ بازی اور دکھاوے کو ختم کیا جائے۔

# ہمارے معاشرے میں نکاح کو مشکل بنانے والے عوامل

پاکستان اور جنوبی ایشیا میں نکاح کو مشکل بنانے کی بنیادی وجہ شریعت نہیں

بلکہ معاشرتی رسم و رواج، جہیز، اسراف، طبقاتی معیار، ذات برادری، غیر حقیقی توقعات، قانونی لاعلمی، انتظامی پیچیدگی، معاشی دباؤ اور دینی فہم کی کمزوری ہے۔

اسلام نے نکاح کو عفت، رحمت، ذمہ داری اور خاندان سازی کا آسان راستہ بنایا تھا

معاشرے نے اسے حیثیت، دولت، رسم، مقابلہ اور نمائش کا مسئلہ بنا دیا

اصلاح کا راستہ یہ ہے کہ نکاح کو دوبارہ اس کی اصل اسلامی روح کی طرف لوٹایا جائے

اور وہ ہے سادگی، تقویٰ، عفت، ذمہ داری، قانونی وضاحت، اور اجتماعی تعاون